THE ALFAZL QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۶۳ | مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء | یوم جمعۃ المبارک | مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۸ فروری معہ اہل وعیال تبدیل آب وہوا کے لئے پھیر چیچی تشریف لے گئے ہیں۔ ڈاک روزانہ حضور کی خدمت میں پہنچائی جاتی ہے۔ احباب حضور کے نام خطوط وغیرہ قادیان کے پتہ پر ہی ارسال کریں۔

معلوم ہوا ہے۔ درس القرآن میں شامل ہونے والے اصحاب کی تعداد پچاس سے زائد ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ دس پاروں کا درس ایک ماہ میں دیں گے۔ مہینہ کے تعین کے متعلق پھر اعلان کیا جائیگا۔

۲۰ رجب کے جلسہ میں تقریر کرنے والوں کی تعداد ۱۰۵ تک پہنچ گئی ہے۔

اخبار احمدیہ

حصار میں درس قرآن

محمد اشفاق صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ حصار لکھتے ہیں۔ بعد نماز مغرب ملک مولا بخش صاحب کلرک آف دی سشن کورٹ اپنے مکان پر درس قرآن دیتے ہیں۔ اور سب ممبران جماعت حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔

الفضل:۔ جہاں جہاں کی احمدیہ جماعتوں نے اپنے ہاں درس قرآن کریم کا انتظام کیا ہو۔ وہ اطلاع دیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل کا شرف کتنی جماعتوں نے حاصل کیا ہے۔

متحصلین مدرسہ احمدیہ کے لئے اعلان

آپ کو معلوم ہے کہ مدرسہ احمدیہ کے متحصلین کی ایک انجمن بن چکی ہے۔ اور وہ اپنا کام بھی کر رہی ہے۔ اس کیلئے تمام بیرونجات کے متحصلین کے مکمل پتے درکار ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرمائیں۔ کہ وہ فارغ ہیں یا کام پر لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ جو احباب فارغ ہوں۔ ان کے لئے کوئی ملازمت کی صورت سوچی جائے۔ یہ یاد رہے کہ ہر وہ شخص جس نے کچھ عرصہ بھی مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ متحصل کہلا سکتا ہے۔ شیخ محمود احمد مصری قادیان سکرٹری۔

قبولیت دعا

میرے عزیز منشی عنایت اللہ صاحب پٹواری نہر چک ۱۷۶ ضلع لائل پور پر پولیس نے زیر دفعہ ۴۲۰ ایک مقدمہ بنایا ہوا تھا۔ اور وہ یکم جنوری ۱۹۲۷ء سے نوکری سے معطل تھے۔ مقدمہ سنگین تھا۔ مگر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں متواتر خطوط کے ذریعہ عرض کیا گیا۔ کہ دعا فرمائیں سو جناب کی دعا کی برکت اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۹ جنوری ۱۹۲۸ء کو عدالت نے بالکل بری کر دیا۔ اور مجسٹریٹ نے نہایت عمدہ فیصلہ دیا۔ یہ ہمارے لئے ایک معجزہ ہے۔

عنایت اللہ پٹواری نہر چک ۲۷۳ ضلع لائل پور

تبلیغی ٹریکٹ

میرے پاس تبلیغی ٹریکٹ کافی تعداد میں

موجود ہیں۔ احباب تقسیم کرنے کے لئے مفت طلب کر سکتے ہیں۔
محمد ابراہیم سیکنڈ ماسٹر ننکانہ صاحب

۳۔ احباب برادرم شیر محمد صاحب زرگر سید والا کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو نیک متقی صالح اولاد عطا

کہ خدا تعالیٰ مجھے ان سے نجات بخشے۔ محمد حسین احمدی
۵۔ میرے چچا زاد بھائی مرزا محمد اکبر بعارضہ بخار سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ والسلام
عنایت اللہ بیگ اسول ضلع گجرات

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ایک نظم

میں تمہیں جانے نہ دونگا

میں تمہیں جانے نہ دونگا

کیا محبت جانے گی یوں | کیا پڑا رہ دوں گا بیخوں
یاد کر کے چشم پُر گوں | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

خواہ تم کتنا بھی ڈانٹو | خواہ تم کتنا بھی کوسو
خواہ تم کتنا بھی جھڑکو | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

کیا ہوئی الفت ہماری | کیا ہوئی چاہت تمہاری
کھا چکا ہوں زخم کاری | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

مجھ سے تم نفرت کرو گے | سامنے میرے نہ ہوگے
ساتھ میرا چھوڑ دوگے | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

دل میں رکھونگا چھپا کر | آنکھ کی پتلی بنا کر
اپنے سینہ سے لگا کر | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

اس قدر محنت اٹھا کر | دولتِ راحت لٹا کر
تم کو پایا جاں گنوا کر | اب تو میں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

آسماں شاہد نہیں کیا؟ | میرے اقرار وفا کا
اے مری جان میرے مولا | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

تم ہو میری راحتِ جاں | تم سے وابستہ ہیں ارماں
زور سے پکڑوں گا داماں | میں تمہیں جانے نہ دونگا

میں تمہیں جانے نہ دونگا

کیا ستاتے ہو مجھے تم | کیوں ستاتے ہو مجھے تم
بس بناتے ہو مجھے تم | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

سر کو پاؤں پر دھرونگا | آنکھیں تلووں سے ملونگا
نقشِ پا کو چوم لوں گا | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

کیا ملاقاتوں کی راتیں | تھیں جو مجھکو شب براتیں
یونہی ہو جائیں گی باتیں | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

میری حالت پر نظر کر | عیب سے غض بصر کر
ڈھیر ہو جاؤنگا مر کر | پر تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

ٹوٹ جائیں کس طرح سے | عہد کے مضبوط رشتے
اس لئے ہم کیا ملے تھے | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

خواہ مجھ سے روٹھ جاؤ | منہ نہ سالوں تک دکھاؤ
یاد سے اپنی بھلاؤ | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

تم تو میرے ہو چکے ہو | تم میرے گھر کے دیئے ہو
میرے دل میں بس رہے ہو | میں تمہیں جانے نہ دونگا
میں تمہیں جانے نہ دونگا

میں یہ تم سے کہہ چکا ہوں | اور پھر اب کہہ رہا ہوں
عہد پختہ کر چکا ہوں | میں تمہیں جانے نہ دونگا

میں تمہیں جانے نہ دونگا

آؤ آؤ مان جاؤ۔ | مجھکو سینہ سے لگاؤ
دل سے سب شکوے مٹاؤ | میں تمہیں جانے نہ دونگا

تلاش میرے ایک دوست کا لڑکا مسمی رحمت خاں سکنہ کوٹلی بہار عرصہ سات ماہ سے گم ہے۔ اکثر ایسی مسجدوں میں رہتا ہے۔ جہاں درس ہو۔ حلیہ یہ ہے۔ قد درمیانہ رنگ گورا۔ زبان میں کچھ لکنت ہے۔ پانی بہت استعمال کرتا ہے۔ اگر کسی احمدی دوست کو اس کے متعلق علم ہو۔ تو مطلع کریں۔ عبد العزیز احمدی گلیانہ ضلع گجرات

۲۔ عبد الکریم ولد روشن دین ساکن ککوں تحصیل و ضلع گجرانوالہ۔ دس گیارہ ماہ سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوا ہے۔ اور بیعت کرنے کے چار پانچ ماہ بعد گھر سے یہ کہکر چلا گیا۔ کہ میں ڈسکہ نارمل سکول جے وی کلاس میں پڑھنے چلا ہوں اس دن سے وہ گم ہے جس صاحب کو اس کا پتہ ہو۔ وہ مجھے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں اس کے والدین سخت گھبراہٹ میں ہیں۔ محمد علی مدرس احمدیہ مڈل سکول تلونڈی موسیٰ خاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ۔

درخواست دعا میری اہلیہ عرصہ سوا سال سے بیمار ہے۔ تمام جماعت سے مودبانہ التماس ہے۔ کہ مریضہ کی صحت کے لئے دعا فرمائے۔ شیخ سبحان علی احمدی (گوجرہ)

۲۔ عاجز کا چھوٹا بھائی سید احتشام الدین احمد بعارضہ بخار اور کھانسی سخت علیل ہے احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
سید صمصام الدین احمد از سونگڑہ

اعلان نکاح اللہ داد احمدی طالب علم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان پسر شیخ مراد اللہ صاحب کا نکاح بولایت والد خود میری لڑکی عائشہ سے ایک ہزار مہر پر مولانا محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ مہر میں پانسو کا زیور شامل ہے۔
نور الدین احمدی ٹھیکیدار قادیان

۲۔ ۲ رجنوری ۱۹۲۸ء کو بمقام لاہور محمد فضل الٰہی پسر بابو محمد حسین صاحب کلرک جنرل پوسٹ آفس کا نکاح بعوض مبلغ چودہ صد روپیہ مہر سعیدہ بیگم دختر ملک علی بخش صاحب (ڈی۔ اے۔ سی) اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ریٹائرڈ ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور سے پڑھا گیا۔
محمد حسین خاں کلرک جنرل پوسٹ آفس لاہور

۳۔ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب متعلم مولوی فاضل کلاس کا عقد میاں قمر الدین صاحب ساکن گوجرانوالہ کی لڑکی آمنہ بی بی سے بعوض چھ صد روپیہ مہر حکیم محمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے ۲۳ رجنوری کو اعلان فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ مولا کریم اس عقد کو مبارک کرے اور خدمت دین وتقویٰ کا باعث بنائے۔ خاکسار غلام احمد مجاہد مولوی فاضل

ولادت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل عاجز کے گھر یکم جنوری کو فرزند تولد ہوا۔ حضرت صاحب نے محمد لطیف نام رکھا۔ مولود کو خدمت دین کیلئے وقف کر دیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود کو عمر دراز بخشے اور خادم دین سلسلہ بنائے۔

فرمائے جو کہ خادم سلسلہ حقہ ہو۔ محمد ابراہیم سیکنڈ ماسٹر ننکانہ صاحب
۴۔ میں کئی ایک مشکلات میں ہوں۔ احباب دعا فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء

مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی ضرورت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب میں دیگر طرح طرح کے عیوب و نقائص کے علاوہ باہمی نفاق۔ تشتت و افتراق اور خانہ جنگی کا مرض اس قدر زوروں پر تھا۔ کہ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر پشت ہا پشت تک لڑائی کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اور ذرا ذرا سی بات پر اپنے بھائی بندوں کے سر تن سے جدا کرنے میں انہیں ذرا بھی تامل نہیں ہوتا تھا۔ اس پہلو میں ان کی جہالت درندگی کے درجہ تک پہونچی ہوئی تھی۔ اور یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہو سکتا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے اہل عرب کو انسان کے لقب سے ملقب کرنا انسانیت کی ہتک تھی۔ ایسی پس افتادہ اور جاہل قوم کو انسان بلکہ کامل انسان بنا دینا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ آپ نے ان کے ہر قسم کے عیوب اور نقائص کو دور کر کے ان میں ایسی روح پھونک دی۔ جس نے ان کو قعر مذلت سے نکال کر اوج ترقی پر بٹھا دیا۔ وہی قوم جو باتوں ہی باتوں میں بے طرح الجھنے کی عادی تھی۔ جس کا مشغلہ دن رات آپس میں لڑنا جھگڑنا تھا۔ اور جن کی تلواریں ہر وقت بے نیام رہنے کی خوگر تھیں۔ نبی امی کی قوت قدسی کے طفیل ایک دوسرے کے ہمدرد۔ غمخوار۔ جان نثار بلکہ عاشق زار بن گئے۔ ان میں اتفاق اور اتحاد کی ایسی لہر دوڑ گئی۔ جس کی نظیر ان کے نفاق کی طرح دنیا میں ملنی ناممکنات سے ہے۔

یہ ایک بیش بہا نعمت ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے مسلمانوں کو عطا فرمائی۔ اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے متعلق خود رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا (آل عمران)

اس آیۂ کریمہ میں خدا تعالےٰ نے نااتفاقی کو آگ سے تعبیر کیا ہے۔ اور فرمایا۔ ہمارے اس رسولؐ سے پہلے تم لوگ اس آگ کے کنارے کھڑے تھے۔ اور قریب تھا۔ کہ وہ آگ تم کو جلا کر خاکستر کر دے۔ پس سوچو۔ کہ خدا تعالےٰ نے تم پر کتنا بڑا فضل اور احسان کیا۔ کہ تمہیں اپنی خاص نعمت کے ذریعہ آپس میں بھائی بھائی بنا کر اس آگ کی زد سے محفوظ کر دیا۔

دوسری جگہ خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔

ولو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم کہ اگر تو جو کچھ بھی دنیا کے اندر موجود ہے۔ خرچ کر دیتا۔ تو بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہیں کر سکتا تھا۔ جو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے پیدا کر دی ہے۔

ان آیات سے جہاں باہمی مودت و محبت کا خدا تعالےٰ کے خاص افضال اور آلاء و نعماء سے ہونا ثابت ہے۔ وہاں اس کی قدر و قیمت کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ باہمی الفت و ہمدردی دنیا کے تمام موجودات سے بھی زیادہ قیمتی اور بیش بہا ہے۔ حتیٰ کہ تمام موجودات کو خرچ کر کے بھی خدا تعالےٰ کے فضل کے بغیر یہ دستیاب نہیں ہو سکتی۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ مسلمانوں نے شومئے قسمت سے اس عزیز ترین اور دنیا کی سب سے قیمتی چیز کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ اور مطلقاً اس کی طرف متوجہ نہیں۔ ذرا ذرا سی باتیں ان میں باعث افتراق ہو رہی ہیں۔ اور وہ ذاتیات اور فروعات کی بناء پر ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو جاتے ہیں۔ اور ذرا نہیں سوچتے کہ ایسا کرنے میں وہ چیز ان کے ہاتھ سے جا رہی ہے۔ جو نہایت ہی قیمتی ہے چونکہ مسلمان اس انمول موتی کو بے دریغ ضائع کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل و خوار مفلوک الحال۔ مفلس و نادار اور قلاش نظر آتے ہیں۔ تنزل اور ادبار کی گھٹائیں ان کے سروں پر منڈلا رہی ہیں۔ اور وہ سرفراز ہونے کی بجائے آج دنیا کی پست اور ذلیل قوموں میں شمار ہو رہے ہیں۔ اگر مسلمان اس نعمت کی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے خاص طور پر ان کو عطا کی گئی ہے قدر کرتے۔ تو آج اس طرح رسوا نہ ہوتے۔

اس میں کیا شک ہے۔ کہ زمانہ سلف کے مسلمانوں کی جملہ ترقیات اتحاد باہمی کا نتیجہ تھیں۔ وہ دنیا میں محض اسی کی بدولت سرفراز ہوئے۔ یہی وہ چیز تھی۔ جس نے ان کو کندن بنا دیا تھا۔ اور جس کی بدولت باوجود غربت و ناداری کے ان کی ہیبت اقوام عالم پر طاری تھی۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ دنیا کی تمام طاقتیں ان کو ہزیمت دینے سے قاصر رہیں اور کفر اپنی متحدہ اور متفقہ کوشش کے باوجود ان کے سامنے سرنگوں ہو گیا۔

آج مسلمان اگر ذلیل و خوار ہیں۔ غریب و نادار ہیں۔ کمزور اور ناتوان ہیں۔ اور ذلت و پستی کی عمیق گہرائیوں میں غوطے کھا رہے ہیں۔ تو محض اس نعمت الٰہی کی ناقدری کرنے کی وجہ سے۔

ہر قوم بمنزلہ عمارت ہوتی ہے۔ جس کے افراد اس میں بمنزلہ اینٹوں کے ہوتے ہیں۔ اگر کسی عمارت کی چند اینٹوں میں انشقاق ہو۔ تو کیا وہ عمارت کے لئے تباہ کن نہیں ہو گا۔ یقیناً وہ بڑھتے بڑھتے ایک دن ضرور اتنی وسعت اختیار کر لے گا۔ کہ فلک بوس عمارت کو پیوند زمین کر دے یہی حالت قومی عمارت کی ہوتی ہے۔ بسا اوقات ایسی معمولی باتیں مفاد قومی کے لئے تباہ کن اور خطرناک ثابت ہوتی ہیں کہ جن کو ابتداءً ناقابل التفات سمجھا جاتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ اگر مسلمان دنیا میں زندہ اور معزز انہ طور پر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو اس نکتہ کو سمجھیں۔ اور اتحاد و اتفاق کی قدر و قیمت کو جو کہ خدا تعالےٰ نے بیان فرمائی ہے۔ ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس حبل اللہ کو پکڑ لیں۔ جو خدا تعالےٰ نے ان کو متحد کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اور جس کے بغیر اتحاد ناممکن ہے۔ وہ حبل اللہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پس اگر آج مسلمان اس پر غور کریں۔ تو ان کی تمام مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔ اور وہ ایک بار پھر دنیا میں وہی عزت اور مرتبہ۔ وہی شان و شوکت اور وہی جاہ و جلال حاصل کر سکتے ہیں۔ جو ان کے آباؤ اجداد کو حاصل تھا۔

لاہور میں ہڑتال کرانے والوں کی ناکامی

۳۔ فروری کو تمام ہندوستان میں ہڑتال کرانے پر کانگریسی ہندوؤں اور خلافتی مسلمانوں نے جس قدر زور دیا۔ اس کی بناء پر انہیں پورا پورا یقین تھا۔ کہ سارے ہندوستان میں انہیں ہو کا عالم نظر آنے لگا۔ تمام کاروبار بند ہونگے اور سوائے ماتمی جلسوں میں چیخ و پکار کرنے کے اور کچھ نہیں کیا جائیگا۔

پنجاب پر ایسے تمام لیڈروں کی خاص طور پر نظر عنایت تھی۔ دور دور سے لیڈر اس سخت سردی کی تکلیف برداشت کر کے ہڑتال کی تلقین کرنے کے لئے آئے۔ اور لاہور میں

بڑی جوشیلی اور اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور جو نہ آسکے انہوں نے اپنے پیغام بھیجدئے۔

ان کے مقابلہ میں ہڑتال سے باز رکھنے والوں نے نہ تو کوئی منظم کوشش کی۔ اور نہ جلسے منعقد کئے۔ البتہ سنجیدگی سے اور متانت سے ہڑتال کے نقصان رساں اور بے ہودہ ہونے پر توجہ دلاتے رہے۔ کہ ۳ فروری کا دن آگیا۔ اور اہل لاہور نے اپنی دور اندیشی اور عقلمندی کا ثبوت ہڑتال نہ کرنے کی صورت میں پیش کر کے ہڑتال کرانے والوں کو حیران و ششدر بنا دیا ✤

جہاں تک ظاہری کوششوں کا تعلق تھا۔ تمام بڑے بڑے لیڈر ہڑتال کرنے کی تلقین کر چکے تھے۔ مولوی ابو الکلام آزاد۔ ڈاکٹر انصاری۔ لالہ لاجپت رائے پروپیگنڈا کرتے رہے۔ پھر تمام ہندو مسلم اخبارات ہڑتال کرانے کے لئے کئی دن سے مضامین اور بقلم جلی اعلان شائع کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ "انقلاب" بھی ہڑتالیوں کے شور و شر کو دیکھ کر اسی رَو میں بہ گیا۔ اور آخری وقت میں ہڑتال کی تلقین کرتے ہوئے لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے ہڑتالیوں کو لاہور کے سے مرکزی شہر میں قابل عبرت ناکامی ہوئی۔ اور بقول "ملاپ" (۵۔ فروری) "صرف چند دوکانیں بند تھیں۔ جو انگلیوں پر شمار کی جا سکتی ہیں" اور ممکن ہے۔ یہ چند دوکانیں بھی ان دوکانداروں کی کسی اور مصروفیت یا بیماری کی وجہ سے بند ہوں ✤

ہڑتال کیوں نہ ہوئی

لاہور میں ہڑتال نہ ہونے کی وجہ ایک تو وہ پروپیگنڈا ہے۔ جو اگرچہ پورے طور پر نہ کیا گیا۔ اور ہڑتال کے حامیوں کے فساد انگیز رویہ کی وجہ سے ایسا ممکن بھی نہ تھا۔ لیکن سنجیدگی کے ساتھ عین وقت پر کیا گیا۔ اور اس میں ہماری جماعت کے لوگوں نے اور خصوصاً کالجوں کے احمدی طلباء نے خاص طور پر حصہ لیا۔ جن کے متعلق "انقلاب" نے اشتعال انگیز الفاظ میں اعلان بھی کیا تھا

دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ لوگوں کو ان لیڈروں پر قطعاً اعتبار اور اعتماد نہیں رہا۔ جو صبح کچھ کہتے ہیں۔ اور شام کچھ۔ ایک وقت جو بات کہتے ہیں۔ دوسرے وقت اُسی کے خلاف کہنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" (۵ فروری) لکھتا ہے۔ "لاہور کے ہندو بھی اور مسلمان بھی ایسے لیڈروں سے بہت بیزار ہو چکے ہیں" ✤

اس کے علاوہ ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ہڑتالی لیڈروں کے کہنے پر ہندو مسلمانوں نے پہلے جس قدر نقصان اٹھائے ہیں۔ وہ رہ رہ کے انہیں یاد آتے اور خون کے آنسو رلاتے ہیں۔ وہ جب دیکھ چکے ہیں کہ ہڑتالوں کا نتیجہ سوائے اپنے نقصان کے کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ تو اب ان کے لئے اس راہ کو اختیار کرنا آسان نہیں ہے۔

بہر حال نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ لاہور کے ہندوؤں اور مسلمانوں نے ہڑتال کو قطعاً ناکام بنا کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ نت نئے رنگ بدلنے والے لیڈروں کے ہاتھوں میں کھلونا بننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور وہ اپنے نفع و نقصان کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں ✤

ہمیں اہالیانِ لاہور کے اس رویہ پر اس لئے بھی بہت خوشی ہے۔ کہ انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس آواز کو نہایت توجہ اور غور سے سنا۔ جو سائمن کمیشن کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے آپ نے ہڑتال کے خلاف اٹھائی تھی۔ اور اس پر عمل کر کے ثابت کر دیا۔ کہ وہ اپنے حقیقی بہی خواہوں کی باتوں پر عمل کرنے کے لئے بڑی خوشی سے تیار ہیں ✤

مہاراجہ اندور کی شدھی

آریہ سماج مس ملر کی شدھی کے لئے جس طرح بے تابی کا اظہار کر رہی ہے۔ اس کے متعلق گذشتہ پرچہ میں ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے۔ آریوں پر جب ہر طرف سے اس شدھی کے متعلق اعتراضات ہوئے۔ اور اس طرح ان کی شدھی کی حقیقت ظاہر ہونے لگی۔ تو اب انہوں نے ایک نہایت عجیب و غریب بیان گھڑا ہے۔ چنانچہ اخبار ملاپ (۲۶۔ جنوری) لکھتا ہے:۔

"مس ملر جس کی شادی مہاراجہ صاحب اندور سے ہونے کی تیاریاں بیان کی جاتی ہیں۔ اس کی حقیقت صرف اس قدر ہے۔ کہ یورپ میں یہ خود مہاراجہ صاحب کی خدمت میں بوساطت مسٹر بیکلر فرانسیسی حاضر ہوئی۔ ایک عرصہ تک عیسائیت اور ہندو ازم پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اور انجام کار یہ قرار پایا۔ کہ مس موصوفہ کی شدھی کی جائے۔ مہاراجہ توکوجی راؤ جو دوران حکومت میں شدھی کے زبردست حامی رہے ہیں۔ ان کی دلی خواہش قدرتاً یہ تھی۔ کہ مس صاحبہ کو ہندوستان میں شدھ کیا جائے

مس ملر اعلے خاندان کی امریکن لیڈی ہے۔ اور اس کی جائداد کسی طرح بھی بہت سے ہندو حکمرانوں سے کم نہیں ہے اس نے اپنے روحانی پیغمبر مہاراجہ اندور کو اپنے ہاں دعوت بھی دی تھی"

یہ صحیح ہے کہ مہاراجہ اندور اور مس ملر میں ایک عرصہ تک عیسائیت اور ہندو ازم پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ یہ درست کہ مہاراجہ صاحب شدھی کے بہت بڑے حامی ہیں۔ یہ ٹھیک کہ ان کی قدرتاً خواہش تھی کہ مس ملر کو ہندوستان میں شدھ کیا جائے یہ بھی سچ کہ مس ملر نے ان کو اپنا روحانی پیغمبر قرار دے کر اپنے ہاں دعوت دی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا مہاراجہ صاحب اندور شدھ ہونے والی ہر لیڈی کے ساتھ خود شادی کرنا بھی شدھی کا جزو سمجھتے ہیں۔ یا یہ خصوصیت صرف مس ملر کو ہی حاصل ہو گی۔ اور کیا مہاراجہ صاحب مس ملر سے شادی کر لینے کے بعد بھی امریکہ جا کر اسی قسم کی شدھی جاری رکھیں گے۔ اور جب کوئی لیڈی ان کو اپنا "روحانی پیغمبر" مان لیگی۔ اسے شدھ کرنے کے لئے ہندوستان آیا کریں گے۔ یا نہیں ✤

معلوم ہوتا ہے۔ شدھی کے لئے جو نئے نئے طریق ایجاد کئے جاتے ہیں۔ ان میں مہاراجہ صاحب اندور نے خود اختیار کردہ طریق کا بھی اضافہ کیا ہے ✤

قتل مرتد اور مولوی ثناء اللہ صاحب

کچھ عرصہ ہوا۔ جب کابل میں چند احمدیوں کو مرتد قرار دے کر قتل کیا گیا۔ تو بجائے اس کے ہندوستان کے علماء اس ناروا فعل کے خلاف آواز اُٹھاتے۔ جس کا اسلام کی طرف منسوب کرنا دنیا کی نظروں میں اسلام کو بدنام کرنا تھا۔ انہوں نے بڑے زور شور سے قتل مرتد کا جواز ثابت کرنا چاہا۔ آیتوں اور حدیثوں سے استدلال کیا گیا۔ اخباروں اور رسالوں کے بیسیوں صفحے سیاہ کئے گئے۔ اور اس بات کی ذرا بھی پروا نہ کی گئی۔ کہ غیر مسلموں کی نظروں میں اس طرح اسلام کس قدر ظالمانہ مذہب ثابت ہوگا۔ اور وہ لوگ جو پہلے ہی اسلام پر جبر کا الزام لگاتے ہیں۔ ان کے ہاتھ کس قدر مضبوط ہو جائیں گے۔

حال میں ایک آریہ نے اخبار "زمیندار" میں لارڈ ہیڈلے کو نو مسلم سمجھکر اسلام سے متنفر کرنے کے لئے چند سوالات شائع کئے جن میں سے ایک یہ تھا۔ کہ اسلام میں مرتد کو قتل کرنے کی جو اجازت ہے۔ کیا یہ جبر نہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس آریہ کے سوالات کے جواب اپنے اخبار اہلحدیث (۲۰۔ جنوری) میں دئے ہیں۔ اور قتل مرتد کے جواب میں لکھا ہے۔

"قرآن مجید میں بعض لوگوں کا دو دو تین تین دفعہ مسلمان ہو کر

عازمان حج کو مشورہ

(نوشتہ الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر)

گذشتہ حج

میں نے متعدد خطوں میں جو الفضل کے صفحات میں شائع ہو چکے ہیں۔ گذشتہ حج کے مختلف واقعات اپنی سمجھ کے مطابق غیر جانبدارانہ حیثیت سے بیان کئے تھے۔ اور حج سے واپس آکر بعد کی اصلاحات کا اخبارات میں مسرت کے ساتھ مطالعہ کیا۔ گو گذشتہ سال جس امن سے حج ہوا اس کی نظیر حجاز کے ایک ہزار سالوں کی گذشتہ تاریخ میں بمشکل تمام ملیگی۔ تاہم انسانی انتظام میں نقائص رہنا لازمی ہے۔ اور بعض نقائص تھے جن کو جلالتہ الملک سلطان نجد و حجاز نے رفع کرا دیا ہے۔ اور آئندہ حج بیت اللہ محض پرامن ہی نہیں۔ بلکہ ایسے آرام سے ہوگا جو آج تک حجاز کی تاریخ میں حجاج کو نہیں مل سکا۔

گذشتہ حج کی شکایات

بعض غلطی خوردہ حاجیوں نے ارض مقدس میں اور واپسی کے وقت راستہ میں ملک الحجاز کی شکایات اور کچھ مہربان مولانا "نجدی شیاطین" ہیں۔ "مکہ پر دجال کا قبضہ ہو گیا ہے" وغیرہ گالیوں کا وظیفہ کرتے رہے۔ مگر بعض لوگوں نے متانت سے جو شکایات کیں وہ کم علمی اور غلط روایات پر مبنی تھیں جیسا کہ تجربہ اور بعد کی تحقیقات نے ظاہر کر دیا ہے۔ شکایات کا خلاصہ یہ ہے :-

۱۔ ٹیکس بڑھا دئے گئے ہیں۔

۲۔ منا میں کثرت سے اموات ہوئیں۔

۳۔ شیعوں کے ساتھ رواداری کا برتاؤ نہیں کیا گیا۔

شکایات کا جواب

۱۔ میں نے مسٹر فار، ہیولن ڈچ کانسل جدہ سے ملاقات کرتے وقت ٹیکسوں کی زیادتی کے متعلق ان کی رائے پوچھی۔ تو صاحب موصوف نے فرمایا۔ "پہلی حکومتیں صرف لیتی تھیں اور دیتی کچھ نہ تھیں۔ مگر سلطان عبدالعزیز دیتا ہے"

یعنی اگر ٹیکس لئے ہیں تو امن بھی قائم کر دیا ہے۔ چونکہ ولندیزی رعایا شرق الہند (جاوا سماٹرا) بکثرت حج کے لئے آتی ہے۔ اور حکومت ہالینڈ نے حکومت برطانیہ سے بڑھ کر حج کے سوال پر غور کیا ہے۔ اس لئے مسٹر ہیولن کی رائے وزنی صحیح اور ہر دانا کی نظر میں قابل تسلیم ہے۔

۲۔ منا کی تعداد اموات میں یقیناً مبالغہ کیا گیا تھا خود مجھے بھی غلطی لگی۔ مگر ان سینکڑوں اموات کی ذمہ داری بڑی حد تک حجاج پر ہے۔ جو نہ صرف بے سر و سامانی سے چلتے ہیں بلکہ ان میں سے اکثر آخری عمر میں سفر کرتے ہیں۔ تا حجاز میں ان کا مدفن ہو۔ ہم نے جہاز پر یہ تجربہ کیا جہاز میں کوئی وبا نہ تھی۔ دو ڈاکٹر خدمت کے لئے موجود تھے۔ کپتان اور سٹاف ہر طرح حاجیوں کی خبر گیری کرتے۔ پانی کافی ملتا۔ مگر باوجود اس کے ۲۰ حاجی فوت ہوئے جن میں بڑی تعداد بنگالیوں کی تھی۔ بوڑھے۔ بے زر کمزور لوگ جو جہاز پر زندہ نہیں رہ سکتے۔ وہ عرب کی گرمی میں بے سر و سامانی کی حالت میں پانی نہ خرید سکنے کے باعث اگر فوت ہو جائیں۔ تو حکومت حجاز اس کی کیوں ذمہ دار ہوگی۔

۳۔ میں احمدی ہوں اور میرے ساتھ حضرت عرفانی اور ایک قافلہ احمدیوں کا تھا۔ ہماری نسبت بعض لوگوں نے شکایتیں کیں کہ یہ خاتم النبیین صلعم کے بعد ایک رسول کے قائل ہیں۔ اور کہ ان کو مکہ معظمہ سے نکال دیا جائے مگر سلطان نے شکایت کنندوں سے پوچھا۔ "کیا یہ لوگ حج فرض سمجھتے ہیں" یہ جواب دئے جانے پر کہ "ہاں" جلالتہ الملک نے فرمایا۔ "یہ میرے باپ کا گھر نہیں کہ میں کسی کو نکال دوں اور فریضہ حج سے روکوں۔" "یہ لوگ اگر شرک فی الرسالتہ کرتے ہیں تو یہاں شرک فی التوحید کرنے والے بھی آتے ہیں۔"

پھر ہم سے ملاقات کرتے وقت فرمایا "ہماری طرف سے سب کو آزادی ہے"۔ جب ہمارے ساتھ باوجود شکایات عدم رواداری کا برتاؤ نہیں ہوا۔ اور ہم نے پوری آزادی کے ساتھ حج ادا کیا ہے۔ اور ہم نے شیعہ بھائیوں کی بہت بڑی تعداد کو حج کے مناسک امن سے ادا کرتے پایا ہے۔ تو یہ بھی اعتراض بھی غلط ہے۔

باایں ہمہ ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت حجاز نے ان تمام شکایات کو رفع کر دیا ہے۔ اور امکان بھر کوشش کی گئی ہے۔ کہ حجاج کو آرام پہنچایا جائے۔

سلطان اور حاجی

مجھے مکہ معظمہ سے واپس آکر قریباً ایک ماہ جدہ میں ٹھہرنا پڑا۔ اور ہم ہندوستان کی طرف واپس آنے سے قبل دوسری مرتبہ زیارت کعبہ کے لئے گئے۔ اس وقت حاجی کم ہو چکے تھے اور مطوف لوگ اپنے مکانات خالی کرانے کی کوشش میں تھے۔ ایک راوی نے بتایا کہ بعض حاجی سلطان کے پاس شکایت لے گئے۔ کہ مطوف نے ان کا سامان مکان سے باہر نکال دیا ہے۔ اور مزید کرایہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس پر شاہزادہ فیصل امیر مکہ کی طلبی ہوئی۔ اور حکم ہوا۔ کہ ان حجاج کا اسباب مکانوں میں رکھوا دیا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ شاہزادہ نے عاملوں کو حکم دیا کہ فرمان شاہی کی تعمیل کریں۔ مگر حاجیوں نے دوبارہ سلطان المعظم کے پاس شکایت کر دی۔ اس پر شہزادہ دوبارہ طلب ہوئے۔ اور عتاب ہوا۔ اور مجھے بتایا گیا۔ کہ ذمہ دار عامل کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اور ڈاکٹر توفیق شریف آئندہ شاہزادہ کے نائب گورنر مکہ ہونگے۔ چنانچہ ہم نے اس پر عمل ہوتا ہوا دیکھ لیا۔ اس واقعہ کی اصلیت تفاصیل میں کسی طرح ہو۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ سلطان عبدالعزیز حجاج کے آرام و آسائش کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہتے۔ اور اپنے تئیں زائرین حرم مقدس کا خادم سمجھتے ہیں۔

عازمان حج کو مشورہ

چونکہ میرے مضامین کو احباب نے پسند کیا۔ اور ایک معزز دوست نے انگریزی میں لکھا ہے۔ کہ "الفضل میں جو کچھ شائع ہوا ہے۔ اس سے بہت سے قلوب میں ارض مقدس کے سفر کی تیز خواہش پیدا ہو گئی ہے" اس لئے ان احباب اور ان کے گرد و پیش کے لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ

۱۔ نادار۔ بے زر۔ بیمار و ناتواں لوگ جو سفر کی طاقت نہیں رکھتے محض مطوفین کے ایجنٹوں کے کہنے سے نہ جائیں۔

۲۔ جن لوگوں کو خدا نے وسعت دی ہے۔ اور ان پر حج فرض ہے وہ ضرور جائیں۔ مگر روپیہ کا کافی بندوبست کر کے جائیں۔ جو تھرڈ کلاس کے لئے ۸۰۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔

۳۔ حج کمیٹیوں پر زور دیا جائے کہ وہ

الف :- قانوناً جہاز ران کمپنیوں کو حاجیوں کے آرام کی طرف متوجہ کریں۔ اور موجودہ طرز سفر کو جس میں عازمانِ بیت اللہ کو جہاز کے نچلے حصوں میں اسباب کی جگہ بھیڑ بکریوں کی طرح بھر دیا جاتا ہے۔ تبدیل کرائیں۔

ب :- جہازوں پر مسلمان کھانا پکانے والے باورچی ہوں اور جس طرح حکومت ہالینڈ نے حکماً ٹکٹ جہاز میں کھانے کا خرچ شامل کیا ہے۔ اس طرح گورنمنٹ ہند بھی کرائے اور

ج :- جہازوں پر وضو و پینے کے لئے ہر طرف پائپ اور ٹونٹیاں لگا کر کافی پانی کا اور عورتوں و مردوں کے جداگانہ پاخانوں کا انتظام ہو۔

۴۔ حاجیوں کے ہمدرد اور حقیقی بہی خواہ منشی احسان اللہ صاحب نائب برٹش کونسل جدہ کے مشوروں پر عمل کریں۔

۵۔ سفر حجاز میں اندرونی مذہبی اختلافات کا خیال بھول کر اس اتحاد کو مضبوط کریں۔ جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والوں میں ہے۔ اور بحث و مباحثہ سے پرہیز کریں ؛؛

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی کھلی چٹھی کا جواب

جناب مولوی صاحب! آپ نے اپنے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۳ر جنوری ۱۹۲۸ء میں بذریعہ کھلی چٹھی مجھ سے دریافت کیا ہے۔ کہ

"آپ سچ سچ فرمائیں خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب نے آپ کو کبھی اس مضمون کا خط لکھا تھا۔ کہ گو ہماری جماعت پچاس ہزار ہے۔ لیکن تم لوگ چھ لاکھ ہی کہا کرو۔ بہتر یہ ہے۔ کہ جس خط سے ایسا سمجھا گیا ہے۔ اس کے پورے الفاظ نقل کر کے پبلک کو مشکور فرمائیں"!

مولوی صاحب! مجھے کبھی کوئی ایسا حکم تحریراً یا تقریراً حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا فضل عمر بشیر الدین محمود احمد کی طرف سے نہیں ملا۔ اگر ایسا کوئی حکم مجھے ملتا تو سب سے پہلا شخص میں ہوتا۔ جو صاف صاف کہدیتا۔ کہ دنیا کو اپنی تعداد بڑھا کر دکھانا جھوٹ ہے۔ جو احمدیت کی شان کے خلاف ہے۔ اور میں کبھی اس حکم کو مان نہیں سکتا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ میرے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح کی سچی عزت قائم ہی نہ رہتی۔ مولوی صاحب آپ خود ہی سوچیں۔ کہ ایک شخص جیسے اس کا مرید خدا کے ایک عظیم الشان نبی (بروز محمدؐ) کا جانشین اور ایک مقدس وجود مانتا ہو۔ کیا اس کے تقوے اور طہارت کا کوئی عقلمند انسان قائل رہ سکتا ہے۔ اگر وہ جھوٹ بولنے کے لئے قلم یا زبان سے کہے۔ اور میرے خیال میں تو معمولی عقل و فہم کا انسان بھی ایسی بات کا حکم دیکر اپنی سبکی کرانا نہیں چاہتا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی جو فہم و فراست میں ایک بہت ہی بڑھی ہوئی ذات ہے۔ وہ ایسا حکم کبھی دے سکتے ہیں؟

اصل سوال تو یہ ہے کہ احمدیوں کی تعداد کتنی ہے۔ سو اس کے متعلق آپ کو معلوم ہی ہے۔ کہ احمدیوں کی تحریروں اور تقریروں میں قریباً دس لاکھ تعداد بتائی جاتی ہے۔ لیکن مردم شماری کی رپورٹ میں ہماری تعداد اتنی نہیں ہے۔ پھر بھی اہلحدیث کی تعداد کے قریباً برابر تو ہمارا نمبر پنجاب میں دکھایا گیا ہے۔ اور تین سال بعد جو مردم شماری ہوگی۔ اس میں خدا کے فضل سے احمدیوں کی تعداد پنجاب میں اہلحدیث کی نسبت بڑھ جائے تو کوئی تعجب نہیں۔ اب

آپ سوچیئے کہ آپ جیسے احمدیت کے مٹانے میں زور لگانے والوں کے ہوتے ہوئے کیوں یہ جماعت بڑھتی ہی جاتی ہے۔ کیا آپ کسی مفتری علی اللہ کی مثال اس کے مقابلہ میں دے سکتے ہیں۔ یا کیا قرآن مجید سے بتا سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ پر افترا کرنے والوں کی جماعتیں بھی دنیا میں سرسبزی دیکھا کرتی ہیں۔ مولوی صاحب قرآن مجید تو بار بار کہتا ہے کہ

ومن أظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذبا أو کذب بایاتہ انہ لایفلح الظالمون

یعنی مفتری علی اللہ سب سے بڑا ظالم ہے۔ اور وہ کبھی فلاح نہیں پاتا۔ لہذا حضرت احمد کی جماعت کا کامیابی سے ترقی کرتے چلے جانا اور آپ جیسے اشد مخالفین کی کوششوں کا ضائع جانا احمدیت کی صداقت کی بین دلیل ہے۔ کاش آپ خدا تعالےٰ کے قول و فعل کو غور سے مطالعہ کرتے۔ اور قرآنی شہادت کے ہوتے ہوئے حضرت احمدؑ بروز محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت سے انکار نہ کرتے۔

سنئے مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ آدمی کا کام ہے
کوئی بتلائے نظیر اس کی اگر کرنا ہے وار
کر انساں کو مٹا دیتا ہے انسانِ دگر
پر خدا کا کام کب بگڑے کسی سے زینہار
مفتری ہوتا ہے آخر اس جہاں میں روسیاہ
جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاروبار
افترا کی ایسی لمبی دم نہیں ہوتی کبھی
جو ہو مثلِ مدت فخر الرسل فخر الخیار

مولوی صاحب آپ نے اپنی کھلی چٹھی میں یہ بھی لکھا ہے کہ "آپ اگرچہ پختہ احمدی بلکہ فنافی المرزا ہیں۔ مگر میرا خیال ابھی تک یہی ہے کہ آپ دیانتدار صاف گو ہیں۔ اسی بنا پر قادیانی فساد کے متعلق آپ کو صحیح بیان دینے کی فرمائش کی تھی۔ جو آپ نے کسی مصلحت سے نہ دیا"

مولوی صاحب مجھے اللہ تعالےٰ سچا اور پکا احمدی بنائے اور اگر فنافی المرزا کا درجہ عطا کرے تو میں نے اپنی زندگی کا مقصد پا لیا۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب فنافی المحمد صلعم ہیں اور آنحضرت صلعم فنافی اللہ ہیں۔ اور یہی وہ مقام ہے جس کے لئے انسانی روح میں طبعی تڑپ ہے۔ اور یہیں پہونچکر بقا اور لقا کا درجہ ملتا ہے۔ مگر آپ نے یہ الفاظ طنزاً لکھے ہیں۔ جس کا مجھے کچھ رنج نہیں۔ رہا قادیانی فساد کے متعلق میرا بیان نہ دینا جس سے آپ کے حسن ظن کو صدمہ پہونچا ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے۔ کہ میں قرآن مجید کی تعلیم کا پیرو ہوں۔ اور اس کی رو سے میرے لئے ہرگز جائز نہیں۔ کہ میں ایسی بے ہودہ اور بے ثبوت باتوں کو بیان کروں۔ اور خواہ مخواہ گنہگار بنوں۔ ہاں اگر میں کسی بات کا شاہد ہوتا۔ اور مجھ سے کوئی شخص مجاز گواہی طلب کرتا اور میں گواہی نہ دیتا تو بلاشبہ میں گنہگار ہوتا۔ آپ تھوڑی دیر صبر کریں۔ آپ کو خود اس فتنہ کے بانی اصل حقیقت سے مطلع کر دیں گے۔ اگر آپ کو واقعی مجھ پر کچھ اعتماد ہے تو سُن لیں کہ میں نے اس فتنہ کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی تو اصل حقیقت یہ معلوم ہوئی۔ کہ الزام لگانے والوں کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ ان کے بعض بیانات سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی بریت ہی ثابت ہوتی ہے۔ اور جو روش حضرت خلیفۃ المسیح نے اس معاملہ میں اختیار کی وہ ان کے صادق ہونے کی ایک سچی دلیل ہے۔ عنقریب تمام سچے واقعات معہ دلائل آپ کے سامنے آجائیں گے۔ اور دنیا کہہ اٹھیگی کہ واقعی حضرت خلیفۃ المسیح "یوسف" ہیں۔

خاکسار۔ عمر الدین احمدی کلرک دفتر ڈی جی۔ آئی ایم۔ ایس۔ نئی دہلی

تبلیغی رپورٹوں کا خلاصہ

مولوی عبد الغفور صاحب لکھتے ہیں۔ میں چک ۶۵ ضلع لائل پور میں گیا۔ اور مسجد میں نماز کیا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور انفرادی طور پر تبلیغ سلسلہ بھی کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۹ کس داخل سلسلہ ہوئے اور کچھ اور بھی آمادگی ظاہر کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی مخالفت بھی شروع ہوگئی ہے۔ افضال احمد صاحب آنندھن سے اطلاع دیتے ہیں کہ لکھی رام جو تحریک شدھی کے آغاز میں اشدھ ہوگیا تھا اور آریوں کا تنخواہ دار مبلغ تھا اوائل جنوری میں فوت ہوگیا۔ آریوں نے اس کے جلانے پر بہت زور لگایا۔ مگر اس کے وارثوں نے کہا چونکہ اس نے مرتے وقت کلمہ پڑھا تھا اور کہا تھا مجھے دفنانا اس لئے ہم اسے دفن کریں گے۔ چنانچہ اسے دفن کیا گیا۔ اس کے بعد آریوں نے اس بات پر زور دیا کہ باقی رسومات ہی ہندو دھرم کے مطابق کی جائیں اور اس کے لئے اس کے گھر میں آنا گھی وغیرہ بھی دیا۔ مگر اس کے وارثوں نے آریوں کی اس خواہش کو بھی پورا نہیں ہونے دیا آریہ اس سے بہت شرمندہ ہوئے ہیں یہ ہے آریوں کی شدھی کی حقیقت

مولوی عبد الغفور صاحب ایک چک کے متعلق لکھتے ہیں مگر احمدی ہونے والے استقلال سے احمدیت پر قائم ہیں۔ اور مخالفت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ ایک فیروز دین نامی شخص نے جب حال میں بیعت کی تو مخالفین نے ہر حیلے سے اسکو برگشتہ کرنا چاہا منت خوشامد کی۔ ڈرایا دھمکایا۔ اس کی بیوی کو طلاق حاصل کرنے کی تلقین کی۔ اور بھی اس کو ہر طرح برگشتہ کرنا چاہا۔ مگر اس نے ایک نہ مانی۔ اور کہدیا کہ اگر تم لوگ میری جان لینی چاہو۔ تو مجھے کوئی انکار نہیں۔ مگر احمدیت مجھے جان سے بھی عزیز ہے اسکو میں کسی قیمت پر بھی نہیں چھوڑونگا۔

جماعت احمدیہ سونگھرہ نے اواخر دسمبر ۱۹۲۷ء میں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مختلف مقامات سے دوست شریک ہوئے۔ عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اور مولوی عبد الحلیم صاحب نے مسلمان عورتوں کے شعار... اور... وعظ و تقریر فرمائی۔

ادائیگی زکوٰۃ

جس طرح شریعت اسلام نے ہر ایک مسلمان پر یہ فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ نماز باقاعدہ باجماعت ادا کرے۔ اسی طرح شریعت نے یہ بھی ہر ایک صاحب نصاب پر فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ اپنی زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرے۔ تاکہ اس سے غریب اور مستحقین کی امداد ہو سکے۔

بیت المال نے وسط جنوری ۱۹۲۸ء کو تمام جماعتوں میں رسالہ زکوٰۃ اور فارم زکوٰۃ ارسال کرتے ہوئے تاکید کی تھی۔ کہ ہر ایک جماعت اپنے اپنے صاحب نصاب احباب کی ایک مکمل فہرست فارم زکوٰۃ پر طیار کر کے ارسال کرے ساتھ ہی یہ کہ زکوٰۃ کا روپیہ بھی باقاعدہ وصول کر کے ارسال کیا جائے۔ اب اخبار "الفضل" کے ذریعہ بھی تمام جماعتوں کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی فہرست اور روپیہ زکوٰۃ کا وصول کر کے ارسال فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء میں تاکیدی ارشاد زکوٰۃ کے ادا کرنے کے لئے فرمایا تھا۔ اور حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ہر ایک صاحب نصاب کا کھاتہ دفتر بیت المال میں رہنا چاہیئے۔ تاکہ زکوٰۃ کی وصولی کا علم ہوتا رہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کے وہ الفاظ ذیل میں دیتا ہوں۔

"زکوٰۃ ادا کرنا شرعی فرض ہے۔ اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کو مرتد قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے ہر ایک صاحب نصاب احمدی کا کھاتہ بیت المال میں رہنا چاہیئے۔ تاکہ وصولی کا علم ہوتا رہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ زکوٰۃ کا روپیہ وصول کریں۔ اس لئے کہ جن پر زکوٰۃ فرض ہے۔ ان کا ایمان محفوظ رہے۔ نہ اس لئے کہ ہمارے پاس روپیہ آئے"

حضور کے اس ارشاد سے ظاہر ہے۔ کہ جہاں بیت المال کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر ایک صاحب نصاب احمدی سے زکوٰۃ وصول کرے۔ وہاں یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہر ایک صاحب نصاب احمدی کا کھاتہ بیت المال میں ہونا چاہیئے۔

اس لئے بہ تعمیل ارشاد حضور ضروری ہے۔ کہ جماعتیں زکوٰۃ کا روپیہ ارسال کرتے وقت فارم زکوٰۃ بھی مکمل کر کے ضرور ارسال کریں۔ تاکہ بیت المال کو صاحب نصاب کی زکوٰۃ کی وصولی کا علم رہے۔ والسلام

ناظر بیت المال قادیان

نظارت بیت المال کی رپورٹ

ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء۔ جنوری ۱۹۲۸ء

ماہ	چندہ عام	حصہ آمد	چندہ مستورات
دسمبر ۱۹۲۷ء	۱۰۳۵۴	۳۱۶۵	۷۸۰
جنوری ۱۹۲۸ء	۵۸۴۲	۳۲۰۹	۵۱

ذیل میں ایک نقشہ حلقہ وار جماعتوں کا شائع کیا جاتا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوگا۔ کہ ہر ایک حلقہ کا بجٹ سالانہ چندہ عام (جس میں چندہ عام۔ چندہ حصہ آمد چندہ مستورات شامل ہے) کس قدر ہے۔ اور ۳۱۔ جنوری ۱۹۲۸ء تک اس بجٹ میں سے کتنا وصول ہوا۔ اور کتنی رقم قابل وصول ہے۔

مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مالی سال یکم مئی سے شروع ہوتا ہے۔ پس اس حساب سے فروری مارچ۔ اپریل تین ماہ پورے اس وقت باقی ہیں۔ ہر ایک جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مقررہ بجٹ کو وقت پر پورا کرے۔

میں تین ماہ قبل یعنی اس آخری سہ ماہی کے ابتدا میں ہی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے بجٹ چندہ عام کو ٹھیک وقت پر پورا کریں۔ میرا یہ ارادہ نہیں ہے۔ کہ اس دفعہ ۳۰ اپریل کے بعد مالی سال کی تاریخ کو آگے بڑھایا جائے۔ بشرطیکہ تمام جماعتیں اپنے اپنے بجٹ کو ۳۰ اپریل تک پورا کریں۔

میں اسی غرض کے لئے تمام جماعتوں کو ان کے بجٹ مقررہ اور وصولی کی اطلاع دے رہا ہوں

مجھے یہ بھی بتا دینا چاہیئے۔ کہ اس نقشہ میں صرف چندہ عام کی وصولی دکھائی گئی ہے۔ باقی دوسرے چندے مثلاً چندہ خاص۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ زکوٰۃ۔ صدقات۔ عید فنڈ۔ اشاعت اسلام۔ شامل نہیں اسی طرح دفتر بیت المال سے جو اطلاع جماعتوں کو کی گئی ہے۔ اس میں بھی یہ دیگر چندے شامل نہیں۔

پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے بجٹ چندہ عام کو وقت پر پورا کرنے کے لئے ابھی سے پوری تگ و دو کریں۔ تا ان کا بجٹ ۳۰ اپریل ۱۹۲۸ء تک پورا ہو جائے۔

عہدیداران اور دیگر احباب کرام کو میرے اس اعلان کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ ذیل میں نقشہ مذکورہ دیا جاتا ہے۔

حلقہ وار گوشوارہ چندہ عام بجٹ سالانہ

و وصولی تا ۳۱ جنوری ۱۹۲۸ء

نمبر شمار	نام حلقہ	بجٹ سالانہ	وصولی تا ۳۱ جنوری ۱۹۲۸ء
۱	قادیان	۱۹۹۱۵	۱۳۶۰۱
۲	سیالکوٹ	۱۰۹۵۶	۵۱۴۴
۳	امرتسر	۳۱۵۶	۱۴۳۹
۴	لاہور	۸۵۰۴	۳۷۳۲
۵	شیخوپورہ	۳۳۸۱	۱۵۴۶
۶	گوجرانوالہ	۴۵۳۱	۲۴۳۶
۷	لائل پور	۴۸۴۵	۱۹۶۹
۸	جھنگ	۹۳۰	۳۶۶
۹	شاہ پور	۸۳۷۷	۳۱۳۶
۱۰	گجرات	۵۶۲۸	۳۳۰۸
۱۱	جہلم	۲۱۷۵	۱۱۸۳
۱۲	راولپنڈی	۴۰۳۵	۱۸۳۲
۱۳	ایبٹ آباد و کیمل پور	۲۵۹۴	۱۰۶۹
۱۴	پشاور	۸۲۳۹	۴۹۳۴
۱۵	کوہاٹ	۳۴۰۰	۱۴۲۴
۱۶	ملتان	۳۱۵۳	۱۳۸۵
۱۷	ڈیرہ غازیخان	۱۱۸۳	۳۴۹
۱۸	منٹگمری	۲۸۰۶	۱۲۵۶
۱۹	فیروزپور	۳۰۲۰	۲۲۴۶
۲۰	ہوشیارپور	۳۴۰۴	۱۶۱۵
۲۱	جالندھر	۲۳۲۶	۱۰۰۴
۲۲	لدھیانہ	۷۷۰	۴۰۲
۲۳	پٹیالہ	۴۸۳۲	۱۹۷۸
۲۴	انبالہ	۹۸۲	۵۸۰
۲۵	شملہ	۲۳۳۰	۱۶۵۴
۲۶	دہلی	۲۳۸۰	۱۳۷۷
۲۷	جموں و کشمیر	۲۳۰۴	۷۷۸
۲۸	علاقہ سندھ	۴۲۱۶	۲۴۵۰
۲۹	میرٹھ	۲۲۵۷	۱۱۸۱
۳۰	بریلی	۳۱۹۹	۱۶۶۹
۳۱	کانپور	۹۳۴	۵۷۷
۳۲	بنگال و پٹنہ	۳۷۷۴	۲۲۷۳

نمبر شمار	نام حلقہ	بجٹ سالانہ	وصولی تا ۳۱ جنوری ۱۹۲۸ء
۳۳	کلکتہ بنگال	۳۱۶۰	۱۴۷۶
۳۴	برار	۵۰۰	۱۹۷
۳۵	حیدر آباد دکن	۹۹۰۸	۴۴۰۹
۳۶	مالابار	۶۸۴	۳۸۵
۳۷	برما	۱۱۴۰	۴۵۱
۳۸	افریقہ وغیرہ	۱۱۷۷۴	۷۰۱۸
۳۹	میزان کل	۱۶۱۶۹۲	۸۳۸۲۹

اس نقشہ کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ابھی جماعتوں کی طرف بہت کچھ بقایا ہے۔ جو خاص توجہ کا محتاج ہے ⁂

حلقہ فیروزپور اور حلقہ انبالہ کی جماعتیں قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اپنے بجٹ کے مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۲۸ء تک روپیہ ارسال کیا ہے ⁂

بظاہر شملہ کا حلقہ بھی اسی تعریف کا مستحق ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ۱۶۵۴ کی رقم اس واسطے بن گئی ہے کہ اس میں ۲۹۳ کی ایک غیر معمولی رقم شامل ہے۔ اصل ۱۳۶۱ وصول ہے۔ جو بجٹ ۲۳۲۰ کے مقابل پر کم ہے۔ علاوہ ازیں شملہ کے احباب کو چندہ خاص اور چندہ جلسہ میں بھی ابھی مزید حصہ لے کر اپنی کمی پوری کرنی چاہیئے۔

محمد اشرف
قائمقام ناظر بیت المال قادیان

۲۰ جون کے جلسوں کو کامیاب بنانے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ تحریک جس کا نتیجہ اپنے پورے برکات کے ساتھ بعد از ۲۰ جون ۱۹۲۸ء انشاء اللہ تعالے ظاہر ہو کر ہر خاص و عام کو پورا پورا اطمینان دلائے گا۔ کہ اس پاک وجود نے جس کو خدا تعالے نے اصلاح مخلوق کی غرض کے لئے مامور فرمایا ہے۔ اس نے بنی نوع انسان کی ہمدردی میں کس قدر عظیم الشان قربانیاں کیں بندہ اس تحریک کنندہ کی روشن ضمیری اور خدمت اسلام کی تڑپ رکھنے پر صد آفرین کہتے ہوئے دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ جل شانہٗ اس کی اس تحریک میں اپنا ہاتھ دکھائے۔ آمین۔

اس بڑے کام کو تکمیل پر پہونچانے کی خواہش رکھتے ہوئے اس کو "الفضل" میں شائع کرا کر اپنے عزیز بھائیوں کو

جو میری طرح ابھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہیں۔ نہایت ہمدردی سے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس کار خیر میں جانی اور مالی امداد کر کے حصہ لیں۔ ہم کو حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ محض اختلاف عقائد ہے۔ پھر کیا ہم اپنے باپ کی ہتک اس لحاظ سے گوارہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارا بھائی جو کسی لحاظ سے ہمارے خلاف ہے۔ وہ باپ کی عزت کیوں بڑھاتا ہے اپنے باپ کی عزت قائم رکھ کر بعد میں ہم اپنے باہمی اختلاف کا تصفیہ کر سکتے ہیں لیجیئے نمونہ کے طور پر میں اس مضمون کے ساتھ ہی اس غریبی میں بھی ایک روپیہ مذکورہ بالا کام کرنے والوں کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں۔ کیونکہ میرے نزدیک اس سے زیادہ ثواب اور کوئی نہیں۔ خدا تو مجھے طاقت دے۔ تو ایسے کاموں میں وافر حصہ لوں۔ میں مولا بخش صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن کی وساطت سے مجھے اخبار الفضل پڑھنے کی توجہ ہوئی۔ جس میں یہ تحریک تھی امید ہے۔ میری اس ناچیز رقم کو میری حیثیت کا اندازہ کرتے ہوئے خوشی سے قبول کیا جائے گا۔ اور میری روحانیت کے لئے دعا فرمائی جائے گی۔ میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ایسے تمام کاموں کے کرنے پر وہ ہر وقت مستعد رہتی ہے

شمس الدین از خواجہ دودگ ضلع گورداسپور

سوامی دیانند جی اپنے فتوے کی زد میں

(الف) "بہت لوگ ایسے ضدی اور متمرد ہوتے ہیں جو متکلم کے منشا کے خلاف تاویل کیا کرتے ہیں۔ خاص کر اہل مذاہب کیونکہ مذہب کی حمایت میں ان کی عقل تاریکی میں پھنس کر جاتی رہتی ہے"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۸۱)

چونکہ آپ بھی اپنے مت کے بانی مبانی اور اہل مذاہب میں سے ہیں۔ اور "متکلم کے منشار کے خلاف" اکثر تاویلات ستیارتھ پرکاش باب ۱۴ میں کر چکے ہیں سا وہ اپنے ہی "مذہب کی حمایت میں ان کی عقل تاریکی میں پھنس کر جاتی" رہنے کا یہ بیّن ثبوت ہے۔ اس لئے جو کچھ انہوں نے دوسروں کے متعلق فرمایا ہے۔ وہ ان پر بھی صادق آتا ہے۔

(ب) سوامی جی دلبھ مت اور پرارتھنا مت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ایک فرضی محقق کا قصہ یوں لکھتے ہیں۔ کہ "وہ فرضی محقق" پھر آگے چلا۔ تو سب مت والوں نے اپنے ہی کو سچا کہا۔ کوئی کہنے لگا۔ کہ ہمارا کبیر سچا۔ کوئی نانک کبی دادو

کوئی دنبھ۔ کوئی سہجانند کسی کو مادھو وغیرہ بڑا اور اوتار بتلاتے سُنا۔ ہزاروں سے پوچھا۔ ان کے باہمی ایک دوسرے کے نفاق کو دیکھکر اچھی طرح سے یقین کر لیا۔ کہ ان میں کوئی گرو بنانے کے لائق نہیں۔ کیونکہ ہر ایک کو جھوٹا بنانے کے لئے ۹۹۹ گواہ ہو گئے۔ جس طرح جھوٹے دوکاندار یا بیسوا اور بھڑوا وغیرہ اپنی اپنی چیز کی بڑائی اور دوسرے کی برائی کرتے ہیں۔ اسی طرح کے ان کو جانو"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۹۳)

کیا سماجی صاحبان "سب مت والوں" کی طرح "اپنے ہی کو سچا" نہیں کہتے؟ پھر کیا بابا نانک جی مہاراج اور دیگر مسلمہ بزرگوں کو "بیسوا" اور ان کے ماننے والوں کو "بھڑوا" کہنے والے سوامی جی اور سماجی اپنا فتوے لینے اوپر لینے کے لئے تیار ہیں؟

(ج) "رشیوں کی تصانیف کو اس لئے پڑھنا چاہیئے۔ کہ وہ بڑے صاحب علم سب شاستروں میں ماہر اور دھرماتما تھے مگر جو رشی نہیں ہوتے۔ یعنی جو محض خفیف علم پڑھے ہوں۔ اور جن کا آتما تعصب سے بھرا ہوا ہو۔ ان کی تصانیف بھی ویسی ہی ہوتی ہیں"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۹۵)

کیا سوامی جی "جن کا آتما تعصب سے بھرا ہوا" ہے۔ اور جس کو انہوں نے ہر مذہب والے کے ساتھ اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں روا رکھا ہے۔ اور جو بقول سماج "مہارشی" نہیں بلکہ بقول خود بھی "جو رشی نہیں" اور جن کے "محض خفیف علم پڑھے" ہونے کا یہ ثبوت ہے۔ کہ وہ اپنے ہی ملک کے درسی علم سے بھی واقف نہیں۔ "ان کی تصانیف بھی ویسی ہی" سمجھنی چاہئیں؟

الف - ڈی - حمزہ

زنانہ رسالہ نورجہاں کا سالانمبر

نورجہاں کا پرچہ پونے دوسو صفحات کی ضخیم ۔شاندار اور باتصویر کتاب کی صورت میں شائع ہوا ہے۔ اس رسالہ کی ایڈیٹر منیجر اور اسسٹنٹ منیجر و کلرک وغیرہ کلھم عورتیں ہی ہیں جو نہایت قابلیت سے تمام انتظام بالنصرام انجام دے رہی ہیں۔ اس سالانہ نمبر میں ایڈیٹر صاحبہ کی چار بڑی شاندار دلچسپ نظموں کے علاوہ دیگر مشہور شاعر و ادیب خواتین ہند کی گراں پایہ نظمیں و مضامین و افسانے بھی ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کے مشہور ادیب و شاعر صاحبان کے مضامین اور نظمیں بھی موجود ہیں۔ نصیحت آموز۔ عبرت انگیز اور روحِ عمل کو بیدار کرنے والے ضمیر کو مضبوط تر بنانے والے دلچسپ و دلکش افسانے بھی ہیں غرضیکہ یہ نسوانی رسالہ جو حقیقی معنوں میں نسوانی ہے۔ ہندوستان کے موجودہ گراں قدر مردانہ رسائل سے کسی طرح کم دلچسپ نہیں ہے ہم جہاں رسالہ نورجہاں کی کارکن خواتین کو اس کامیاب کوشش

مسلمان عورتوں کے احساسات کا خیال رکھیں!

ہمارے مہربان آقا و امام نے جو اعلان نکاح کے بارہ میں اخبار الفضل میں شائع فرمایا۔ وہ کیا ہی مبنی بر اسلام و انصاف ہے جس طرح حضور ہمارے بیکس فرقہ کی نگہداشت فرماتے ہیں۔ اس کو دیکھ کر ہمارے تو روم روم سے یہ دعا نکلتی ہے۔ اے الہ العالمین ؎

یہ سلامت رہیں ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار
آمین

کیا اس میں کچھ کلام ہے کہ اسلام نے عورت کو بے حد توقیر بخشی ہے۔ اس کے جذبات و احساسات کا پورا پورا احترام کیا ہے۔ مگر افسوس کہ فی زمانہ بہت کم ہیں۔ جو اس بے زبان فرقہ کے حقوق کی طرف کما حقہ توجہ کریں۔ اسی بے توجہی کو دیکھکر مخالفان و عدوان اسلام کو اس قسم کے اعتراض کے موقعے ملتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ عورت کا درجہ اسلام میں کچھ نہیں۔ اگرچہ ان کا یہ اعتراض نادانی و لاعلمی کی وجہ سے ہے۔ مگر اس میں شبہ نہیں۔ کہ ہم اپنے عمل سے بھی ان کو ایسے موقعے بہم پہنچاتے ہیں۔ ورنہ اسلام نے تو اس فراخ دلی سے عورت کو مرتبہ عطا کیا ہے۔ کہ بردۂ دنیا پر کوئی مذہب اس کی نظیر نہیں دکھا سکتا۔ ہماری عدم توجہی ہی دشمنوں کو لب کشائی کے موقعے دے رہی ہے اگر ہم اسلام کے فرمودہ احکام پر پورے طور سے کاربند ہو جائیں۔ تو ان کو کیوں یہ موقعے میسر آئیں۔ وہ تو خود اپنی انگلیاں کاٹ کر رہ جائیں۔ پس چاہیئے کہ ہماری جماعت لڑکیوں کا رشتہ کرتے وقت ان کے احساسات و جذبات اور خیالات کا پورا خیال اور احترام کیا کرے۔

(۲)

شادی کا معاملہ کتنا اہم معاملہ ہے۔ مگر اس میں غور و خوض کے لئے بہت ہی کم وقت خرچ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام نے اس میں استخارہ پر زور دیا و دعاؤں کی تاکید فرمائی۔ مگر کتنے ہیں جو اس معاملہ میں ان اصول کی پابندی کرتے ہیں؟

ادھر تو شادی کرتے وقت جلدی کی جاتی ہے ادھر لڑکی کی رائے ان کے نزدیک کچھ اہمیت نہیں رکھتی اس سے معمولی طور سے پوچھنا بھی فضول سمجھا جاتا ہے۔ یہ کتنا ستم ہے۔ اور پھر اس کا نتیجہ آئندہ تعلقات کا تلخ ہونا اور زندگی کا بے مزہ ہونا نکلتا ہے۔

یہ تو درست ہے کہ لڑکی اندرونی و بیرونی حالات سے محض اجنبی ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی دریافت کر لینے میں کیا حرج ہے؟ شاید کہ اس کی خواہش اس کے برعکس ہو۔ جس کا امکان ہو سکتا ہے۔ لہٰذا نہ تو جلدی ہونی چاہیئے اور نہ یہ کہ لڑکی کی رائے معلوم کرنا لغو سمجھا جائے۔

(۳)

ادھر لڑکی کی تیرہ چودہ برس کی عمر ہوئی ادھر ماں باپ پر بھاری! رات دن سرد آہیں! بس جان نکلی جا رہی ہے۔ کہ لڑکی جوان سر پر بیٹھی ہے۔ زمانہ نازک ہے۔ لڑکی بیٹھی ہے تو ہوا کیا؟ جس نے پیدا کیا وہ جوڑ بھی عطا فرمائیگا! اسی حالت تشویش میں کہیں سے اشارۃً پیغام آ گیا۔ بس جان میں جان آ گئی۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً قبول جھٹ منگنی پٹ بیاہ نہ صلاح نہ مشورہ۔ نہ دیکھا نہ بھالا نہ عادات کی پڑتال نہ اطوار کا مطالعہ اور نہ ہی طور طریق کا موازنہ نہ آئندہ زندگی کا خیال نہ نتیجہ کی فکر۔

(۴)

شادی ہو گئی! غریب لڑکی کی امنگوں نے پوری طرح نشو و نما بھی نہ پائی تھی۔ کہ پر حسرت و ارمان آ گئے جلدی! آہ ہماری بیٹیاں بیس۲۰ برس کی عمر کو بمشکل پہنچتی ہیں۔ کہ موت انہیں تہ خاک سلا دیتی ہے۔ یہ عمر فی زمانہ شادی کے لائق ہوتی ہے۔ مگر ہم اس عمر میں تہ خاک ہو جاتی ہیں کسی کا ایک بچہ۔ کسی کے دو۔ یہ ہے سلسلہ نسل۔ پھر ماں کے بغیر ان معصوم و کمسن بچوں کا خدا حافظ۔ یہ نتیجہ ہے ہماری اس غلط روش کا کہ ہم جلد سے جلد اور بغیر اچھی طرح تحقیقات کئے اپنی لڑکیوں کو اٹھا دینے میں اپنی اور خاندان کی بھلائی سمجھتے ہیں۔

(۵)

ابی المکرم حضرت خلیفہ اول رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ آج کل مسلمانوں نے توکل کی مٹی پلید کر رکھی ہے۔ وہ توکل کے ایسے غلط مفہوم لے کر تباہ ہو رہے ہیں۔ اسی توکل کے بھروسہ پر ایک تو شادی تھوڑے وقت میں بغیر کافی چھان بین کے کی جاتی ہے۔ اس پر ستم یہ کہ لڑکی بالکل نادان بیاہی جاتی ہے۔ یعنی لڑکی چودہ پندرہ حد سولہ برس کی بیاہ دی جاتی ہے۔ یہ عمر عام طور پر تو اچھی اور موزوں ہی مگر کتنی دشواری لڑکی کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ جب دولہا صاحب کم از کم تین چار بچوں کے باپ ہوتے ہیں۔

لڑکی میں ابھی یہ سلیقہ کہاں؟ کہ بچوں کی ناز برداری اور دلجوئی کر سکے۔ آخر عمر اور تجربہ کے بعد ہی بچوں سے مناسب برتاؤ کرنے کے قابل ہو سکے گی۔ ادھر خاوند صاحب ہیں کہ اپنا دور امنگ ختم کر چکے ہیں۔ اب ان کو ضرورت اس بات کی ہے کہ دلہن آ کر ان کے بچوں کو سنبھالے۔ مگر ادھر لڑکی ان سے بالکل ناآشنا۔ نہ کرتے بنے نہ دھرتے۔ خاوند کو یہ طرز ناتجربہ کا ناپسند! بیوی کے لئے بچے سنبھالنا مشکل۔ نتیجہ یہ کہ اس غریب کے ارمان تو کیا پھلتے تھے۔ الٹے لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔ چند ایک سال جس طرح بن پڑا گذارا کیا۔ آخر تاب نہ لاتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہہ دیتی ہے۔ مگر ہمارے مہربان ہیں۔ کہ ایسے سینکڑوں ہزاروں انجام شب و روز دیکھتے ہوئے بھی اپنے اسی رویہ پر قائم ہیں۔ اگر اس بارہ میں کچھ عرض کرو۔ تو جواب ملتا ہے۔ کہ "جی! وہ اتنی ہی لکھا کر لائی تھی"۔ آہ ذرا نہیں سوچتے! یہ نتیجے ہماری غلطی کے ہیں۔

(۶)

میں عورتوں کے لئے کسی بے جا آزادی کی خواہاں نہیں۔ مگر میرا دل یہ بھی گوارا نہیں کرتا۔ کہ ان کی زندگیوں کو یوں داغ دیا جائے۔ میرا دل بے چین ہو جاتا ہے۔ جب دیکھتی ہوں۔ کہ مسلمان عورتوں کی ایک بڑی تعداد عین عنفوان شباب میں شربت مرگ پی جاتی ہے۔ بیشک ان کی موت میں سولیزیشن کا بھی دخل ہے۔ مگر بیشتر وجہ یہ ہے۔ کہ جوڑ ٹھیک نہیں ملائے جاتے۔ پوری تحقیقات نہیں کی جاتی۔ غور و فکر سے کام نہیں لیا جاتا۔ لڑکی کی خوشی کا پاس نہیں کیا جاتا۔ لڑکی کم عمر میں بیاہ دی جاتی ہے۔ خاوند کی عمر کا خیال اور اس کے سابقہ عیال لڑکی کی حالت سے کچھ موازنہ نہیں کرتے۔ لڑکی وہاں جا کر بہتیری کوشش کرتی ہے۔ کہ ان کو خوش کر سکے۔ مگر اس کی کوشش ناکام رہتی ہے۔ اس وجہ سے اطمینان و سکون کا لمحہ اسے ڈھونڈے سے میسر نہیں آتا۔ صحت بگڑ جاتی ہے۔ اور ناچار موت کی آغوش میں پناہ ملتی ہے۔ اور جو زندہ رہتی ہیں۔ وہ گوناگوں مصائب سے اس قدر ہم کنار رہتی ہیں کہ ان کا ہونا نہ ہونا قوم کے لئے یکساں ہوتا ہے۔ ملک و ملت کا احساس ہی ان کے دل میں نہیں رہتا۔ اگر کچھ ہو بھی تو وہ کر کچھ نہیں سکتیں۔ اس لئے کہ اپنے بکھیڑوں سے ہی فرصت کہاں کہ دین و مذہب اور قوم کا کچھ خیال و کام کریں آہ ہماری ان کوتاہیوں اور عاقبت نااندیشیوں نے نہ صرف اپنے خاندان بلکہ قوم بلکہ اسلام کو وہ نقصان پہونچایا کہ جس کی تلافی ناممکن ہے۔

(۷)

ایک ہاتھ کتنا ہی قوی۔ کتنا ہی مضبوط۔ اور کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ کچھ نہیں کر سکتا۔ جب تک دوسرا ہاتھ اس کو مدد نہ دے۔ مرد کتنا ہی جوش کتنا ہی اضطراب۔ کتنا ہی درد اسلام کا اپنے پہلو میں رکھتے ہوں۔ وہ کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے جب تک عورتیں ان کو مدد نہ دیں۔ مگر عورتیں عضو معطل ہیں

اشتہارات

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دارالفضل و محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے جس کا نام محلہ دارالبرکات ہے۔ جو محلہ دارالفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقعہ ہے۔ ان ہر سہ محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے یعنی بر لب سڑک کلاں ۱۶/- فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس ۲۰ فٹ اور دس ۱۰ فٹ کے راستوں پر ۱۲/- فی مرلہ ہے۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں چھتر ۷۵ فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اس کے دو طرف سے راستہ گذرتا ہے چار کنال لینے والے کو چاروں طرف راستہ ہوگا۔ نیا محلہ دارالبرکات اس سمت میں واقع ہے جس طرف ریلوے اسٹیشن کی تجویز ہے۔ گو ابھی تک اس کے متعلق کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا مگر بہر حال جہت بہت عمدہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ اور روپیہ بھجوانا ہو تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے ؛

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

11
اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۳۸ء
Digitized by Khilafat Library Rabwah
کاریگری کا بہترین نمونہ
بے نظیر مشین بادام روغن
ایک لمبے غور و فکر کے بعد یہ مشینیں تیار کی گئی ہیں۔ قابل دید چیز ہے ؛
سبک۔ خوبصورت۔ کم وزن اور چلنے ہیں
بے حد ہلکی ہے +
بادام روغن کے علاوہ روغن گری (کھوپہ) کدو خشخاس اور دیگر ہر قسم کے مغزیات کے روغن تا بساق نکالے جا سکتے ہیں۔
بادام روغن کے بے شمار طبی فوائد کا غالباً ہر صاحب کو علم ہوگا +
حکیموں۔ عطاروں کے علاوہ ہر گھر لئے بیں اس مشین کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت مشین درجہ خاص نکل پلیٹڈ صرف ۶ درجہ اول عـ۵ ۔ دیگر اخراجات بذمہ خریدار +
علاوہ ازیں ہم آئل انجن۔ سامان فلور ملز۔ آہنی خراس (بیل چکیاں) سیویاں اور چاولوں کی مشینیں۔ سنٹری فیوگل پمپ۔ آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ چارہ کترنے کی مشینیں۔ نیشکر کے بیلنہ جات وغیرہ عمدہ۔ مضبوط اور ہر لحاظ سے تسلی بخش تیار کر کے ملک میں مہیا کرتے ہیں۔ بحوالہ اخبار ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔
ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)
تحائف پشاور
مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ ؛
ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری لنگیاں اور مشہدی رومال لیڈی سوٹ کے مشہدی قاویز کلاہ پشاوری و بخاری ارزاں قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔ مال پسند نہ آنے پر محصول ڈاک کاٹ کر قیمت واپس دیجائیگی۔ یا اس کے بدلے حسب منشاء خریدار کو دوسری چیز دیجائیگی۔
المشتہر غلام حیدر میاں محمد احمدی جنرل مرچنٹ بازار کریم پورہ۔ پشاور
قرآن مجید مترجم بطرز آسان کیلئے
حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد
جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور نے فرمایا تھا۔ کہ "یہ قرآن مجید بغیر نام القرآن کی طرز پر مترجم تحت اللفظ چھپا ہے۔ اور جسقدر ترجمے لفظی اب تک چھپ چکے ہیں ان سب سے بہتر اور کارآمد ہے اس لئے احباب کو ترجمۃ القرآن سیکھنے کے لئے یہ قرآن مجید خریدنا چاہیئے" پس جن دوستوں نے ابھی تک نہیں خریدا۔ وہ فوراً منگا لیں۔ بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں کے لئے یکساں فائدہ مند ہے۔ بغیر استاد کے ترجمہ سیکھنے کے لئے بہترین قرآن مجید ہے۔ قیمت مجلد پانچ روپے۔ تین یا تین سے زائد کے خریدار سے للعہ فی قرآن مجید لئے جاتے ہیں ؛
کتاب گھر قادیان
دو کنال سکنی زمین باموقع
محلہ دارالعلوم میں نور ہسپتال کے سامنے بر لب سڑک بورڈنگ ہائی سکول فروخت ہوتی ہے۔ قیمت کا تصفیہ میرے ساتھ یا حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ قیمت نقد ادا کرنی ضروری ہوگی ؛
خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی مولوی فاضل قادیان
کان کی تمام بیماریوں
نیٹ بہراپن۔ کم سننے۔ کان بچوں یا بڑوں کے بہنے بھاری پن۔ درد و ورم۔ زخم خشکی کھجلی۔ آوازیں ہونے وغیرہ پر صفحہ دنیا پر شرطیہ اکسیر دوا طبب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات ہے جس پر ہزارہا انگریز اور ڈاکٹر تک لٹو ہیں۔ بصرہ۔ بغداد ساؤتھ افریقہ وغیرہ تک جس کی خاص شہرت ہے فی شیشی ہر ملک ہند میں تین شیشی طلب کرنے پر محصول ڈاک معاف۔ دھوکہ بازوں سے ہوشیار۔ اپنا پورا پتہ صاف لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔
بہراپن کی دوا طبب اینڈ سنز پیلی بھیت یوپی
اگر آپ کو
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ
و دیگر علمائے سلسلہ احمدیہ کی
تمام یا بعض کتب مطلوب ہوں
تو اس کے لئے
بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان
کے پتہ پر خط لکھئے
فوراً تعمیل ہوگی
نوٹ :- فہرست کتب طلب کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے
(اشتہارات کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل ڈائریکٹر)

ہندوستان کی خبریں

—— نئی دہلی ۴ر فروری۔ سرجان سائمن اور ان کے رفقا آج بعد دوپہر یہاں پہونچ گئے۔ وائسرائے کی طرف سے مسٹر کننگھم اور حکومت ہند کی جانب سے مسٹر کریرار نے آپ کا استقبال کیا۔ مسٹر کریرار نے اسمبلی کے ارکان سے آپ کا تعارف کرایا۔ سرجان سائمن نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے کہا کہ مجھے کم و بیش تین سو تار خیر مقدم کے موصول ہوئے ہیں۔

—— لاہور ۵ر فروری۔ خان بہادر ملک محمد حسین صدر بلدیہ لاہور کے پیر پر موٹر کا پہیہ گذر گیا۔ جس کی وجہ سے ان کے پیر کو سخت ضرب آئی۔

—— بنارس ۴ر فروری۔ بنارس میں پولیس افسر اعلے ...ادر جتندر ناتھ بنیرجی پر گولی چلائے جانے کا جو واقعہ ہوا تھا اس کے سلسلہ میں ایک بنگالی نوجوان جتندر ناتھ کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا۔ اب اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ سشن جج نے جتندر ناتھ کو دس سال قید سخت اور تین ماہ قید تنہائی کی سزا دی ہے۔

—— سکندر آباد۔ ۴ر فروری لارڈ ہیڈلے جو ہندوستان میں تبلیغ کانفرنس کے سلسلہ میں آئے تھے۔ اب لنڈن میں ایک نئی مسجد تیار کرنے کے لئے چندہ جمع کرنے کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ نے کافی روپیہ جمع کر لیا ہے اس مسجد پر ۱۵ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔

—— مدراس ۳ر فروری۔ آج ۱۰ بجے پر شور مظاہرے دیکھنے میں آئے۔ ہجوم کاروبار کو بند کرنے کا مطالبہ کر رہا تھا۔ سنگ باری بھی ہوئی۔ مسلح محفوظ اور سوار پولیس محل واردات پر پہنچ گئی۔ ہجوم نے سنگ باری پر اصرار کیا۔ چنانچہ چند کنسٹیبل قدرے زخمی ہو گئے۔ پولیس کے عدالت العالیہ کے روبرو گولی چلانے کے باعث ایک شخص مر گیا ہے۔ اور پانچ اشخاص بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔ نازک صورت حالات کو قابو میں لانے کے لئے پولیس نے مسلح فوج طلب کی ہے۔ ہڑتالیوں کے ایک جم غفیر نے ٹرام گاڑیوں اور شراب کی دوکانوں کے آگے مظاہرہ کیا شام کے قریب یوروپین تاجر اور افسروں کو اپنے اپنے دفتر سے گھروں کو جانا خطرناک معلوم ہوا۔ ہجوم نے یوروپینوں کی موٹروں پر حملے کرنا شروع کر دیا۔ جو اپنی موٹروں پر جا رہے تھے۔ ان میں سے اکثر معمولی طور پر زخمی ہو کر گذر گئے۔ لیکن بعض ہجوم سے پیچھا نہ چھڑا سکے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یا تو ڈرائیور زخمی ہوئے۔ یا ان کی موٹروں کو نقصان پہونچا۔ اب یہ معلوم ہوا ہے کہ زخمیوں کی تعداد سترہ ہے۔ جس میں سے ایک ہسپتال میں مر گیا۔ اور اس طرح مقتولین کی تعداد دو ہو گئی معلوم ہوا ہے کہ دو اور زخمیوں کی حالت بھی خطرناک ہے۔

—— کلکتہ ۳ر فروری۔ آج سہ پہر طلبہ اور پولیس کے درمیان "پریسیڈنسی کالج" "کالج سٹریٹ" میں تصادم ہو گیا ہر طرف سے خشت باری کی گئی۔ جس کی وجہ سے مسٹر چارلس ٹگرٹ کا بازو خفیف طور پر زخمی ہوا۔ پولیس نے سنگینوں [illegible] سڑکوں پر گشت لگایا اور کالج سکوائر کے ایک حصہ اور ہیرسن روڈ کالج سٹریٹ کے چوراہے کا محاصرہ کر لیا۔ کئی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ تین زخمی ہسپتال پہونچا دئے گئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک پولیس افسر ایک سارجنٹ اور دو کانسٹیبل خفیف طور پر زخمی ہوئے۔

—— بمبئی ۳ر فروری۔ آئینی کمیشن کے ارکان آج ستلج جہاز سے ساحل بمبئی پر اترے۔ اور بذریعہ سپیشل ٹرین عازم دہلی ہو گئے۔ ساحل بحر سے ریلوے اسٹیشن تک جو ریلوے لائن ہے۔ اس کے دونو طرف دو دو تین تین گز کے فاصلے پر پولیس کانسٹیبل متعین تھے۔ جن کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں۔ سرجان سائمن نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے فرمایا۔ ساحل ہند پر قدم رکھنے سے پیشتر ہم نے اپنے کام کی ذمہ واری کو اچھی طرح محسوس کر لیا ہے۔ اور ہم نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ ہم اس اہم فرض کی ادائگی میں اپنی تمام تر کوشش اور استعداد صرف کر دیں گے۔ لازمی طور پر برطانی ہند کی ترقی کا دارومدار اسی پر ہے۔ کہ یہاں کے ہندوستانی اور برطانی نمائندے ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ دہلی پہونچکر صحیح صورت حالات سے واقف ہونے کے بعد اپنے مجوزہ طریق کار کے متعلق ایک بیان شائع کریں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہم کو ایسے ہندوستانی نمائندوں کے ساتھ مشورہ کرنے کا پورا پورا موقعہ ملے۔ جو اس ابتدائی معائنہ کے دوران اور اس وقت جبکہ آئندہ اکتوبر میں یہاں دوبارہ آئیں۔ ہمیں ملنے کے خواہشمند ہوں۔

—— نئی دہلی۔ یکم فروری۔ مسٹر پٹیل صدر اسمبلی نے آج مجلس وضع قوانین ہند میں سر باسل بلیکٹ کو جدید ریزرو بنک بل کے پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ سابقہ بل کو واپس لے کر انہوں نے ایوان مجلس کے وقار کے خلاف کارروائی کی تھی۔

—— ایجنٹ گورنر جنرل ریاستہائے سنٹرل انڈیا نے مہاراجہ دیواس کو وہاں کی بدانتظامیوں کے متعلق کمیشن کا نوٹس دیدیا ہے۔ اور خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ یا تو اپنے لڑکے کے حق میں دست بردار ہو جائیں۔ یا کمیشن قبول کریں۔

—— کلکتہ ۲ر فروری۔ پولیس نے ایک بنگالی نوجوان کو گرفتار کیا ہے۔ جس کے قبضہ میں ۹۳ ہزار روپیہ کے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ تھے۔ یہ نوٹ اس ڈکیتی کا مال بتلائے جاتے ہیں۔ کہ جو مسٹر رائے چوہدری کے مکان میں ہوئی تھی۔ اور پولیس آج تک جس کا سراغ نہیں لگا سکی تھی۔

—— امرتسر ۲ر فروری۔ امرتسر کے ماہواری گورمکھی رسالہ پھلواڑی نے سکھ تواریخ سے چند واقعات کی جو تصاویر شائع کی تھیں۔ اور جن کو ایک ماہ ہوا۔ گورنمنٹ نے ضبط کر لیا تھا۔ اب وہ پولیس کی معرفت واپس کر دی گئی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکم ضبطی بھی واپس لے لیا گیا ہے۔

—— کولمبو ۲ر فروری۔ ڈاکٹر وارون لیک نے سابق مہاراجہ اندور پر پانچ ہزار دو سو روپیہ دلا پانے کے لئے ڈسٹرکٹ کورٹ کولمبو میں دعوے دائر کیا تھا۔ جو کہ عدالت نے منظور کر لیا ہے۔

—— معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈبلنگ پر فتح حاصل کرنے کی خوشی میں مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے [illegible] کی درخواست پر اسی قیدیوں کو پٹیالہ جیل سے رہا کر دیا ہے۔

—— امرتسر ۳ر فروری۔ امرتسر ہندو سیوک سبھا نے سرجان سائمن کو حسب ذیل تار بھیجا ہے۔ "امرتسر کے ہندو رائل کمیشن کے ساحل ہند پر وارد ہوتے ہوئے خیر مقدم کہتے ہیں آپ کو مزید برآں یہ پورے پورے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔"

—— آگرہ سید ناظم حسین وکیل کے مکان پر مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں سائمن کمیشن کے خیر مقدم کا رزولیوشن پاس ہوا۔ اور قرار پایا کہ کمیشن سے تعاون کرنے سے ہندوستان کو فائدہ ہو گا۔ آگرہ بوٹ اینڈ شوز ایسوسی ایشن نے بھی ایسا ہی رزولیوشن پاس کیا ہے۔ سرجان سائمن کو خیر مقدم کے تار بھیجے گئے۔

ممالک غیر کی خبریں

—— سابق سلطان ٹرکی کے خزانہ میں بے شمار دولت ہے حال ہی میں پیرس کے دو جوہریوں کو ان کی قیمت کا اندازہ لگانے کے لئے بلایا گیا۔ انہوں نے تمام جواہرات۔ ہیروں۔ موتیوں اور لعلوں کو دیکھکر ان کی کئی کروڑوں روپیہ قیمت لگائی۔ غازی مصطفےٰ کمال پاشا اب ان جواہرات کو زیادہ سے زیادہ قیمت پر بیچنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔

—— لنڈن میں سلطنت برطانیہ کے تمام بوائے سکوٹس کی ایک سالانہ کانفرنس ہوئی جس میں اعلان کیا گیا کہ ساری سلطنت میں کل ۶۱ ہزار بوائے سکوٹس ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔